قرآنی بیان

حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے اوصاف

(پارہ 14، سورۂ نحل: 120)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

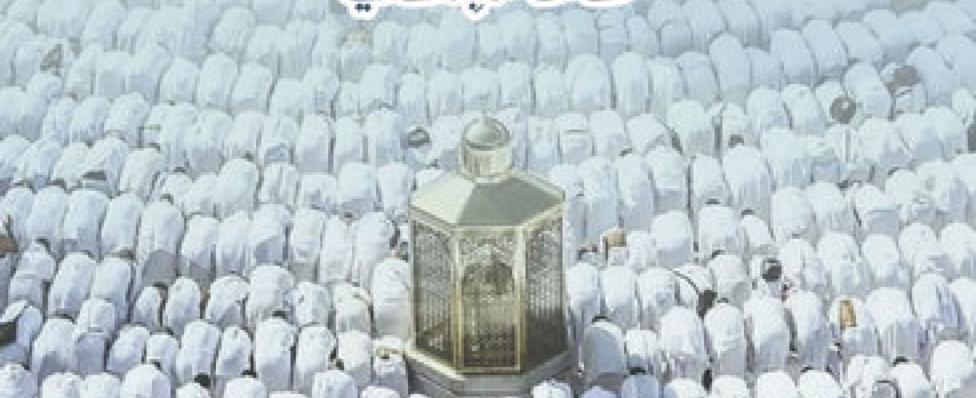

(For Islamic Brothers)

15 مئی 2026ء (بمطابق: 27 ذی قعدہ شریف 1447ھ)
کے جمعۃُ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے

15 مئی، 2026ء (بمطابق: 27 ذی قعدہ شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 14، سورۂ نحل: 120)

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَوْصاف

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. ابراہیم علیہ السّلام اُمّت ہیں — صفحہ: 05
✿.. پیارے آقا کا عجیب خواب — صفحہ: 08
✿.. حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور نیکی کی دعوت — صفحہ: 13
✿.. باطِل سے نفرت کیجیے...!! — صفحہ: 20

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ مِّنْ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ قِیْلَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: اَلْحَسَنَةُ بِسَبْعِمِائَةِ حَسَنَةٍ

ترجمہ: میرا جو اُمّتی مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھتا ہے اُس کے لیے حرم کی نیکیوں میں سے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا: حرم کی ایک نیکی 7 سو نیکیوں کے برابر ہے۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار درود

دل کے ہمراہ ہوں سلام فدا جان کے ساتھ ہو نثار درود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لَب سے جاری ہو بار بار درود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بستان الواعظین، مجلس فی الصلاۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، حسنات الحرم، صفحہ: 235۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 123-125 ملتقطاً۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًاؕ-وَ لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۙ(۱۲۰)

(پارہ:14، سورۂ نحل:120)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالِک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اَور ہر باطِل سے جُدا تھے اور وہ مُشرِک نہ تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی یادوں سے بھرپُور مقدّس اَیّام جاری ہیں، حج کے مہینے ہیں، کعبہ شریف، مِنٰی، عرفات، صَفا و مروہ میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی یادیں ہیں، کعبہ شریف آپ نے تعمیر فرمایا، صَفا و مروہ کو آپ کی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ رحمۃُ اللہِ علیہا کی نسبت سے بَرَکت مِلی، جمرات جہاں حاجی شیطان کو کنکر مارتے ہیں، یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام ہی کی سُنّت ہے، پھر قربانی کے اَیّام بھی قریب ہیں، پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ

ترجمہ: (یعنی قربانی) تمہارے والِد حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی سُنّت ہے۔[(1)]

غرض؛ اِن مبارک اور مقدّس اَیّام میں حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی یادیں ہی یادیں ہیں۔ اسی مُناسبت سے آج ہم حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا ذِکرِ خیر کرنے سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔

1...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3127۔

آیاتِ کریمہ کی وضاحت

ہم نے شروع میں پارہ:14، سُورۂ نحل کی آیت:120 سننے کی سَعادت حاصِل کی، اس مقام کی 3 آیات ہیں، ان تینوں میں آپ علیہ السَّلام کا ذِکرِ خیر ہے، اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًاؕ وَ لَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۙ(۱۲۰) شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ (پارہ:14، سورۂ نحل:120و121)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جُدا تھے اور وہ مُشرِک نہ تھے، اس کے احسانات پر شکر کرنے والے۔

یہ آپ علیہ السَّلام کے 4 اعلیٰ اَوصاف بیان ہوئے، اس کے بعد آپ پر ہونے والے اِنْعاماتِ اِلٰہیہ کا بیان ہوا، فرمایا:

اِجْتَبٰىهُ وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۱۲۱) وَ اٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةًؕ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَؕ(۱۲۲) (پارہ:14، سورۂ نحل:121و122)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان: اللہ نے اسے چن لیا اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی اور بیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہوگا۔

ان آیات کا خُلاصہ یہ ہے کہ (1): حضرت ابراہیم علیہ السَّلام خُود اپنی ذات میں ایک پُوری اُمّت ہیں (2): اللہ پاک کے بہت فرمانبردار ہیں (3): ہر باطِل سے جُدا رہنے والے ہیں (4): نعمتوں کا خوب شُکر کرنے والے ہیں۔ چونکہ آپ ایسی اعلیٰ شانوں والے ہیں تو اللہ پاک نے آپ کو چُن لیا، اپنا مقرّب اور برگزیدہ بنایا، سیدھے رستے کا نشان اور حق کا معیار بنایا، دُنیا میں آپ کو بھلائیاں عطا فرمائیں اور آخرت میں نیکوں اور بلند شانوں والوں میں کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے 4 اَوْصاف کی تشریح

پیارے اسلامی بھائیو! اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے 4 اعلیٰ اَوْصاف اِرْشاد ہوئے ہیں۔ آج ہم نے انہی 4 اَوْصاف کو سمجھنا اور ان سے سبق سیکھنا ہے۔

(1): ابراہیم علیہ السّلام اُمّت ہیں

پہلا وَصف اِرْشاد ہوا:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً (پارہ:14، سورۂ نحل:120)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالک۔

یہ بڑا اکمال کا وَصف ہے، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے لیے لفظ اُمّة اِرْشاد ہوا۔ لغت کے حساب سے دیکھیں تو لفظِ اُمّت ایک شخص کے لیے نہیں بولا جاتا، دیکھیے! میں ایک فرد ہوں تو میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت نہیں ہوں بلکہ اُمّتی ہوں۔ پتا چلا؛ لفظِ اُمّت ایک سے زیادہ افراد پر بولا جائے گا۔ سُوال یہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اُمَّت کیوں کہا گیا؟ عُلَمائے کرام نے اس کے 2 مطلب بتائے ہیں:

(1): بے شُمار اچھائیوں والے

پہلا مطلب اس کا یہ ہے کہ

اَنَّهُ كَانَ وَحْدَهُ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ لِكَمَالِهٖ فِي صِفَاتِ الْخَيْرِ

یعنی آپ علیہ السّلام اتنے اعلیٰ اَوْصاف و کمالات کے مالِک ہیں کہ گویا آپ ایک فرد نہیں بلکہ اکیلے ہی ہزاروں افراد سے اعلیٰ ہیں۔[1]

1... تفسیر کبیر، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:120، جلد:7، صفحہ:283۔

آپ دیکھیے! ہمارے ہاں ہر بندے کے اندر ہر خُوبی ہو، ایسا نہیں ہوتا ❁ کسی کے پاس عِلْم ہوتا ہے، عِبَادت کا ذوق نہیں ہوتا ❁ کوئی عِبَادت گزار ہوتا ہے، صاحِبِ عِلْم نہیں ہوتا ❁ کسی کے اندر نَرْمی تو ہوتی ہے مگر اُسے ملنے جلنے کا ڈھنگ نہیں آتا ❁ کسی کو ملنے جلنے کا ڈھنگ آتا ہے مگر ہمدردی نہیں ہوتی۔ یُوں ہر بندے کی الگ الگ خُوبیاں ہوتی ہیں، اگر لاکھ بندوں کی لاکھوں خُوبیوں کو ایک ہی بندے کے اندر جمع کر دیا جائے تو ہم کہہ سکیں گے کہ یہ اکیلا ہی بندہ لاکھوں کے برابر ہے۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی شان و عظمت کو ہم دیکھتے ہیں تو چُونکہ آپ اکیلے ہی لاکھوں خُوبیوں کے مالِک تھے ❁ عِلْم میں بھی آپ کامِل و اکمل ہیں ❁ عبادت و ریاضت میں بھی آپ کامِل و اکمل ہیں ❁ حِلْم آپ کا بے مثال ہے ❁ محبّتِ اِلٰہی آپ کی بے مثال ہے ❁ اطاعت و فرمانبرداری میں آپ بے مثال ہیں، یُوں لاکھوں خُوبیاں آپ کے اندر جمع ہو گئیں ہیں، لہٰذا فرمایا:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً (پارہ:14، سورۂ نحل:120)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالک۔

اچھائیوں کے جامِع بنیے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے ہمیں یہ سبق سیکھنے کو ملتا ہے کہ ہمیں ہر طرح کی خُوبیاں اپنے اندر اُجاگر کرنی چاہیے۔ ظاہِر ہے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کے ہم دَرَجہ تَو ہم کسی صُورت ہو ہی نہیں سکتے ہیں، البتہ! آپ کا فیضان پا کر آپ کے نقشِ سیرت پر تَو چل ہی سکتے ہیں۔

ہمارے ہاں ❁ کتنے لوگ کہتے سُنائی دیتے ہیں: میری زبان تھوڑی کڑوی ہے مگر دِل

کا بہت اچھا ہوں۔ ارے بھائی! زبان کیوں کڑوی رکھی ہوئی ہے، اسے بھی میٹھا کر لیجیے! ❁ کتنے لوگ کہتے ہیں: مُعَاف کیجیے گا میں غُصّے کا ذرا تیز ہوں۔ تَو بھائی! آپ کیوں تیز ہیں، اپنے غُصّے کو کنٹرول کیوں نہیں کرتے ❁ کئی لوگ کہتے ہیں: باقی تو سب ٹھیک ہے، بَس میرے اندر استقامت نہیں ہے۔ تَو بھائی! استقامت بھی اپنائیے!

غرض؛ اچھائیوں کے مُعَاملے میں یہ کوشش رہنی چاہیے کہ ہم ادھورے نہ رہیں، ہر اچھائی سے کچھ نہ کچھ حصّہ ہمیں لے ہی لینا چاہیے۔

مارٹ سسٹم اور سیکھنے کی ایک بات

آپ نے دیکھا ہو گا: پرچُون کی دُکان سے دو چار گاہک خالی واپس چلے جائیں، مثلاً: گاہک نے کہا: فُلاں چیز دے دیجیے! دُکان پر وہ چیز موجود نہ ہو تو دُکاندار جلدی سے اپنی ڈائری پر وہ چیز نَوٹ کر لیتا ہے۔ کیوں؟ اس لیے تاکہ وہ چیز منگوا لے اور آئندہ گاہک خالی ہاتھ نہ جائے۔ بلکہ آج کل تَو مارٹ سسٹم (***Mart System***) آگیا ہے۔ عام مارکیٹ میں کریانے کی دُکان الگ ہوتی ہے، کپڑے کی الگ، کراکری کی الگ، جس نے کریانے کا سامان لینا ہے، وہ کپڑے والے کے پاس نہیں جائے گا، جس نے کپڑا لینا ہے، وہ کراکری والے کے پاس نہیں جائے گا۔ لوگوں نے اس سے سبق سیکھا اور مارٹ بنا دیئے! ساری چیزیں ایک ہی چھت کے نیچے رکھ لیں، جس نے جو لینا ہے، اسی ایک مارٹ پر آئے، سب کچھ ملے گا۔ یہ اسی لیے ہے نا کہ کوئی بھی گاہک مِس (***Miss***) نہ ہو۔

تَو ہم آخرت کے مُعَاملے میں بھی یہی انداز کیوں نہ اپنائیں ❁ آخرت کے دن نہ جانے کونسا سودا کام آجائے ❁ ہو سکتا ہے نماز کے صدقے بخشش ہو ❁ ممکن ہے: روزے

قبول ہو جائیں ❁ ہو سکتا ہے: تِلاوت کام آجائے ❁ ہو سکتا ہے: ہمدردی کام آجائے۔

رات کے 2 نفل کام آگئے

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ جنہیں سیدُ الطّائفہ (یعنی ولیوں کے سردار) کہا جاتا ہے۔ آپ اندازہ لگایئے! آپ کے پاس نیکیوں کا کتنا ذخیرہ ہو گا۔ آپ کو وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ فرمایا: باقی سب اپنی جگہ۔ البتہ! رات کو 2 رکعت تہجد کام آئی، اس کے صدقے بخشش ہو گئی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھیے! اللہ پاک نہ جانے کس عَمَل پر راضِی ہو جائے، لہٰذا ہر قسم کی نیکیاں ہی اپنے اعمال نامے میں جمع کرتے رہنا چاہیے۔

پیارے آقا کا عجیب خواب

رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دِن صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو اپنا خواب بیان کیا، یہ یاد رکھیے کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنِّی رَاَیۡتُ الۡبَارِحَۃَ عَجَبًا

ترجمہ: رات میں نے عجیب خواب دیکھا۔

کیا خواب تھا؟ فرمایا:

رَاَیۡتُ رَجُلًا مِّنۡ اُمَّتِیۡ قَدِ احۡتَوَشَتۡہُ مَلَائِکَۃٌ، فَجَاءَہٗ وُضُوۡؤُہٗ فَاسۡتَنۡقَذَہٗ مِنۡ ذٰلِکَ

ترجمہ: میں نے اپنا ایک اُمّتی دیکھا (عذاب کے) فرشتے اسے ڈرا رہے تھے، اتنے میں اس کا

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، جلد:4، صفحہ:615۔

وُضو آیا اور اسے فرشتوں سے بچالیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِی یَلْھَثُ عَطَشًا مِّنَ الْعَطَشِ فَجَاءَہُ صِیَامُ رَمَضَانَ فَسَقَاہُ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ پیاس سے بِلبِلا رہا تھا۔ اتنے میں رمضان کریم کا روزہ آیا اور اُسے پانی پلا دیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِی بَیْنَ یَدَیْہِ ظُلْمَۃٌ، وَمِنْ خَلْفِہٖ ظُلْمَۃٌ، وَعَنْ یَمِیْنِہٖ ظُلْمَۃٌ، وَعَنْ شِمَالِہٖ ظُلْمَۃٌ، وَمِنْ فَوْقِہٖ ظُلْمَۃٌ، وَمِنْ تَحْتِہٖ ظُلْمَۃٌ، فَجَاءَہُ حَجُّہٗ وَعُمْرَتُہٗ فَاسْتَخْرَجَاہُ مِنَ الظُّلْمَۃِ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ اس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اُوپر نیچے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اتنے میں اس کا حج اور عمرہ آیا اور اسے اندھیرے سے نکال لیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِی جَاءَہُ مَلَکُ الْمَوْتِ یَقْبِضُ رُوحَہُ، فَجَاءَہُ بِرُّہُ بِوَالِدَیْہِ فَرَدَّہُ عَنْہُ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ مَلَکُ الموت علیہ السّلام اس کی رُوح قبض کرنے آئے ہیں، اتنے میں اس کا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا آیا اور اس کو موت سے بچالیا (یعنی اس کی عمر لمبی کر دی گئی)۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِی یَتَّقِیْ وَھَجَ النَّارِ بِیَدَیْہِ عَنْ وَجْھِہٖ، فَجَاءَتْہُ صَدَقَتُہٗ وَصَارَتْ ظِلًّا عَلٰی رَاْسِہٖ وَسِتْرًا عَلٰی وَجْھِہٖ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے آگ کو خود سے دُور کر رہا تھا۔ اتنے میں اس کا صدقہ آیا اور اس پر سایہ کر لیا، اسے آگ سے بچالیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ جَاءَتْهُ زَبَانِیَةُ الْعَذَابِ، فَجَاءَهُ اَمْرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاسْتَنْقَذَهُ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ: ایک امتی کو دیکھا؛ عذاب کے فرشتے اس کے پاس آ گئے تھے۔ اتنے میں اس کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا آیا اور اسے عذاب سے بچالیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ هَوٰی فِی النَّارِ، فَجَاءَتْهُ دُمُوعُهُ الَّتِیْ بَكٰی مِنْ خَشْيَةِ اللهِ فَاَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا، وہ جہنّم میں گِرنے ہی والا تھا، اتنے میں اس کے خَوفِ خُدا سے بہنے والے آنسو آئے اور اسے آگ سے بچالیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّةً، وَیَحْبُوْ مَرَّةً، وَیَتَعَلَّقُ مَرَّةً، فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ وہ پُل صراط پر گھسٹ رہا تھا، کبھی پیٹ کے بَل گِرتا، کبھی کھڑا ہو جاتا، اتنے میں اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود آیا اور اسے سہارا دے کر پُل صراط پار کروا دیا۔

وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ اِنْتَهٰی اِلٰی اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَغُلِّقَتِ الْاَبْوَابُ دُوْنَهٗ، فَجَاءَتْهُ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَاَخَذَتْهُ بِیَدِهٖ فَاَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ایک اُمّتی کو دیکھا؛ وہ جنّت کے دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ دروازے بند کر دیئے گئے، اتنے میں اس کی کلمہ طیبہ پڑھنے کی نیکی آئی اور اسے ہاتھ پکڑ کر جنّت میں داخِل کروا دیا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! ❁ کسی کو اس کی نمازوں نے بچا لیا ❁ کسی کو وُضُو نے بچا لیا ❁ کسی کو ماں باپ کے ساتھ حُسْنِ سلوک نے بچا لیا ❁ کسی کو صدقہ و

(1)... جامع صغیر، صفحہ:158، حدیث:2652 ملتقطاً۔

خیرات نے نجات دِلا دی ❁ کسی کو خوفِ خُدا سے رونا کام آگیا۔ اب آپ سوچئے! اگر ہمارے پاس یہ ساری ہی نیکیاں موجود ہوں، یہ سارے ہی نیک اَعْمال کیے ہوں، کوئی نہ کوئی تو قبول ہو ہی جائے گا، کسی نہ کسی نیکی کے سبب تو بخشش ہو ہی جائے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ جو بھی نیکی ہو سکے، بَس اعمال نامے میں جمع کرتے چلے جائیں۔

کسی نیکی کو کم مت سمجھو...!!

حدیثِ پاک میں ہے:

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا

ترجمہ: کسی نیکی کو کم مت سمجھو...!!

بعض لوگوں کا یہ ذِہن بنتا ہے بلکہ شیطان بنا دیتا ہے کہ ❁ نماز پڑھ لی نا، کافِی ہے، اب تِلاوت نہ بھی کی تو خیر ہے ❁ جمعہ پڑھ تو لیا، آخر میں پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام میں شرکت نہ بھی ہوئی تو خیر ہے ❁ نماز، روزہ تو کر ہی لیتا ہوں، اب دِینی اِجتماعات میں شرکت نہ بھی ہوئی تو کوئی بات نہیں ❁ خُود تو نیکیاں کرتا ہی ہوں نا، دوسروں کو نیکی کی دعوت نہ بھی دِی تو خیر ہے ❁ قافلے میں سَفَر کی دعوت دی جائے تو بعض دفعہ جواب ملتا ہے، بَس! مولوی صاحب! نماز روزہ کر لیتے ہیں، اللہ پاک یہی قبول فرمالے تو کافی ہے۔

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں:

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا

ترجمہ: کسی نیکی کو کم مت سمجھو...!! (ہر طرح کی نیکیوں سے حصّہ لیتے چلے جاؤ!)

آگے مثال دیکھیے! کیسی پیاری دی، فرمایا:

وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

ترجمہ: خواہ اپنے مسلمان بھائی سے خُوش چہرے کے ساتھ ملنا ہی ہو۔[1]

یعنی اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا، جسے عموماً زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی، فرمایا: یہ بھی نیکی ہے، اسے بھی کم مت سمجھو...!! ہمارے ہاں عموماً مسجدوں میں نماز کے بعد لوگ آپس میں سلام کرتے، ہاتھ ملاتے ہیں، خصوصاً امام صاحِب کے ساتھ ہاتھ ملایا جاتا ہے، بعض لوگ جلدی جلدی اُٹھ کر نکل جاتے ہیں، مسلمانوں کے ساتھ سلام نہیں لیتے۔ بھائی جان! موقع جو مل رہا ہے، کیوں نیکی چھوڑتے ہیں۔ سلام لے لیجیے! مسکرا کر ملیے، یہ بھی نیکی ہے، کیا خبر! یہی نیکی قبول ہو جائے اور بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

بہر حال! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا وَصفِ پاک ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً (پارہ:14، سورۂ نحل:120)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ابراہیم تمام اچھی خصلتوں کے مالک۔

آپ ہر اچھائیوں اور خُوبیوں میں کمال رکھتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ہر نیکی، ہر اچھائی سے اپنا حصّہ لیں، اعمال نامے میں ہر قسم کی نیکیاں جمع کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ الْکَرِیْم! روزِ قیامت کام آئیں گی۔

کچھ نیکیاں کمالے، جلد آخرت بنا لے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[2]

(2): لفظِ اُمّت کا دوسرا معنیٰ

صحابیٔ رسول ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ عنہ۔ آپ نے لفظِ اُمّت کا ایک

[1]...مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب طلاقۃ...الخ، صفحہ:1014، حدیث:2626۔

[2]...وسائلِ بخشش، صفحہ:178۔

اور معنیٰ بیان کیا، فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ

ترجمہ: (اُمَّۃ یعنی لفظِ اُمّت جب ایک شخص پر بولا جائے تو) ایسے شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھانے والا ہو۔[1]

اس معنیٰ کے مُطابِق آیت کا مطلب بنے گا: حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نیکی کی دعوت دینے والے، بھلائی کی باتیں بتانے والے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اور نیکی کی دعوت

اللہُ اکبر! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ بھی کیسا کمال تھا...!! آپ بالکل تَنِ تنہا ہیں، دوسری طرف پُوری قوم ہے، نَمرُود ہے، اس کا تاج و تخت ہے، پُوری فوج ہے، ان حالات میں آپ علیہ السَّلام نے تَنِ تنہا پُوری قوم کو نیکی کی دعوت اِرْشاد فرمائی۔ پھر سمجھانے کا انداز دیکھیے کیسا نِرالا تھا...!! لوگ چُونکہ شِرْک میں مُبتَلا تھے، کوئی سُورج کو خُدا بنائے بیٹھا تھا، کوئی چاند کی پُوجا میں مَصرُوف تھا، کوئی ستاروں کے سامنے سجدہ ریز تھا۔ آپ علیہ السَّلام نے جب یہ حالت دیکھی تو قوم کو سمجھایا، جب وہ ستارہ طُلُوع ہوا، جس کی قوم پُوجا کرتی تھی، آپ نے فرمایا:

هٰذَا رَبِّیْ ۚ (پارہ:7، سورۂ انعام:76) | ترجمۂ کنزالعرفان: کیا اسے میرا ربّ ٹھہراتے ہو؟

جب ستارہ ڈُوب گیا تو فرمایا:

لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ | ترجمۂ کنزالعرفان: میں ڈوبنے والوں کو پسند

---

[1] ...تفسیر طبری، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:120، جلد:7، صفحہ:659، رقم:21970۔

(پارہ:7، سورۂ انعام:76)	نہیں کرتا۔

یعنی جو ڈُوب جائے، وہ بھلا خدا ہونے کا حقدار کیسے ہو سکتا ہے، لہٰذا یہ ستارہ ہر گز خُدا نہیں ہو سکتا۔

چاند نکلا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّیْ ۚ (پارہ:7، سورۂ انعام:77)	ترجَمۂ کنزالعرفان : کیا اسے میرا ربّ کہتے ہو؟

جب چاند ڈُوب گیا تو فرمایا:

لَىٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ (پارہ:7، سورۂ انعام:77)	ترجَمۂ کنزالعرفان : اگر مجھے میرے ربّ نے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا۔

پھر صبح کو جب سُورج نکلا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ (پارہ:7، سورۂ انعام:78)	ترجَمۂ کنزالعرفان : کیا اسے میرا ربّ کہتے ہو؟ یہ تو اِن سب سے بڑا ہے۔

جب سُورج بھی ڈُوب گیا تو فرمایا:

یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ (پارہ:7، سورۂ انعام:78)	ترجَمۂ کنزالعرفان : اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھیے! کتنے خوبصُورت انداز میں، آسان آسان اور سمجھ میں آنے والی دلیلوں کے ساتھ لوگوں کو مسئلہ توحید سمجھا دیا۔ مگر افسوس!

بیاں میں نکتۂ تَوحِید بھی آ تو سکتا ہے | تِرے دِماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیے![1]

اتنے آسان انداز سے مسئلہ تَوحِید سمجھایا مگر قوم حضرت ابراہیم علیہ السَّلام سے جھگڑا کرنے لگی کیونکہ اُن کے دِل و دِماغ میں شِرک رَچ بَس چُکا تھا، انہیں یہ بات سمجھ ہی نہ آ سکی۔

جب عورت نے کلمہ پڑھا تو...

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا چچا آزَر مجسمے بنایا کرتا تھا، آپ کی عادَتِ کریمہ تھی کہ وہ مجسمے لیتے، ان کو رَسّی ڈالتے اور گلیوں میں گھسیٹتے پِھرتے اور آواز لگایا کرتے تھے:

مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ یَضُرُّہٗ وَلَا یَنۡفَعُہٗ

ترجمہ: کون ایسی چیز خریدے گا جو نہ فائدہ دیتی ہے، نہ نقصان۔

ایک مرتبہ آپ یُونہی صدا لگا رہے تھے کہ ایک خاتُون ملی، کہنے لگی: اے ابراہیم! میں نے ایک خُدا خریدنا ہے۔

اللہُ اکبر! عقل دیکھیے لوگوں کی...! کیا خُدا بھی خریدا جا سکتا ہے؟ خیر! آئی بھی تَو حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کے پاس تھی، آپ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسا مجسمہ دُوں گا، جس کے ایک حصّے کے ذریعے تم پانی گرم کر سکتی ہو، ایک حصّے کے ذریعے کھانا پکا سکتی ہو اور ایک حصّے کے ذریعے روٹیاں پکا سکتی ہو۔

آپ کا ایسا حکمت بھرا کلام سُن کر عورت سوچ میں پَڑ گئی کہ بات تَو سچّی ہے، لکڑی کا بنا ہوا مجسمہ ہے، اسے جلا کر یہی کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ ابھی سوچ ہی میں تھی کہ آپ نے فرمایا: ایسے خُدا کا پتا بتاؤں، اسے پُکارو تو تمہاری دُعا سنے گا، مدد چاہو تو غیب سے تمہاری مدد

1 ...کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، صفحہ: 566۔

فرمائے گا۔ عورت بولی: کیوں نہیں، بتایئے! آپ نے فرمایا: سچّے دِل سے کہو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ عورت نے کلمہ طیبہ پڑھا تو اس کے ہاتھ سے مجسمہ چُھوٹ کر گِر گیا۔ یہ دیکھ کر اس عورت کا دِل روشن ہو گیا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے اس مجسمے کو ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ [1]

نیکی کی دعوت دیا کیجیے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے مَعْلُوم ہوا؛ ہمیں بھی نیکی کی دعوت دینے، بُرائیوں سے منع کرنے کی عادَت بنانی چاہیے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ:10، سورۂ توبہ:71)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفان:** اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔

یعنی مُسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اللہ پاک کی رضا کے لیے محبّت رکھتے ہیں اور مُسلمانوں کا یہ اعلیٰ وَصف ہے کہ یہ آپس میں ایک دُوسرے کو نیکی کی دَعوت دَیتے اور بُرائی سے مَنع کرتے ہیں۔

آہ! اَفسوس...!! اب ہمارے حالات بہت بُرے ہو چکے ہیں، لوگ گُناہ کرنے اور گُناہوں کی ترغیب دِلانے میں بالکل شرم محسوس نہیں کرتے، بے حیائی کے کاموں کو فیشن (*Fashion*) اور جِدَّت کا نام دے کر اسے اپنانے کے لیے بے دھڑک ایک دوسرے کو آمادہ کیا جاتا ہے، یہاں تک والِدین اپنی اولاد کو دِین سے دُور، ماڈَرن (*Modern*) اور آزاد

---

1 ...حکایات وقصص، صفحہ:32۔

خیال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، حوصلہ افزائی بھی کر دیتے ہیں مگر اَفسوس! نیکی کی دَعوت دینے میں عموماً کئی مُسلمان شرماتے ہیں۔

ایک روز سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❁ اُس وَقت تُمہارا کیا حال ہو گا؟ جب تُم نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دو، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عَرض کیا: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس سے زیادہ برا حال ہو گا ❁ فرمایا: اُس وَقت تُمہارا کیا حال ہو گا؟ تُم نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھو گے! صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عَرض کیا: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا: ہاں! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اِس سے بھی زیادہ بُرا حال ہو گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: مُجھے اپنی ذات کی قسم! میں (اُس وقت) ان پر ایسا فِتْنَہ مُقرَّر کروں گا کہ اس میں سمجھدار لوگ بھی حیران رہ جائیں گے۔(1)

مسلماں آہ! غافِل ہو گئے نیکی کی دعوت سے | بڑھا جاتا ہے ہائے! زورِ باطل یارسولَ اللہ!

اللہ پاک ہمیں نیکی کی دعوت دینے والا، بُرائیوں سے منع کرنے والا بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اطاعت گزار

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا دوسرا وَصف اِرشاد ہوا:

قَانِتًا لِّلّٰهِ (پارہ:14، سورۂ نحل:120) | تَرجَمۂ کَنزُ العِرفَان: اللہ کے فرمانبردار۔

1 ... موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف...الخ، جلد:2، صفحہ:202، حدیث:31۔

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی شانِ اطاعت و فرمانبر داری کی تو کیا ہی بات ہے...!! آپ کی عمر مبارَک 7 سال تھی، جب اللہ پاک نے فرمایا:

اَسۡلِمۡ	(پارہ:1، سورۂ بقرہ:131)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : فرمانبر داری کر۔

آپ نے عرض کیا:

اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾	(پارہ:1، سورۂ بقرہ:131)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : میں نے فرمانبر داری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السَّلام ساری زِندگی اس پر قائِم رہے، اس کے لیے آپ کو بڑی بڑی مشکلات سے بھی گزرنا پڑا مگر آپ علیہ السَّلام نے اللہ پاک کی فرمانبر داری نہیں چھوڑی ۞ نمرود بدنصیب نے آپ علیہ السَّلام کو مَعَاذَ اللہ! آگ میں ڈال دینے کی ناپاک جسارت بھی کی، آپ فرمانبر داری پر قائِم رہے ۞ آپ علیہ السَّلام نے اپنا گھر بار چھوڑا اَور راہِ خُدا میں ہجرت کی مگر اطاعت و فرمانبر داری پر قائِم رہے ۞ آپ کو بڑھاپے کی عمر میں بیٹا عطا ہوا، یعنی حضرت اسماعیل علیہ السَّلام۔ حکم ہوا: اے ابراہیم علیہ السَّلام! اپنے بیٹے اور ان کی والِدہ کو مکہ مُکَرَّمہ چھوڑ آیئے۔ مکہ مکرمہ اس وقت بالکل بے آباد تھا، یہاں کوئی نہیں رہتا تھا، یہاں زِندگی گزارنے کے اسباب بھی نہیں تھے، اس وقت بھی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے کوئی عُذر نہیں کیا بلکہ سَرِ تسلیم خم کیا اور اپنے شہزادے اور زوجہ محترمہ کو مکہ مُکَرَّمہ چھوڑ آئے ۞ حکم ہوا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے کو قربان کیجیے، حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اس حکم پر بھی سَرِ تسلیم خَم کیا اور بیٹے کی گردن پر چھُری رکھ لی۔ (1)

کاش! ہمیں بھی اللہ پاک کا فرمانبر دار، نیک اور عبادت گزار بندہ بننا نصیب ہو جائے۔

---

(1) ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:131، جلد:1، صفحہ:745 تا 746 بتغیر قلیل۔

(3): ہر باطِل سے جُدا

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے مزید اَوصاف اِرشاد ہوئے، فرمایا:

حَنِیۡفًا ؕ وَ لَمۡ یَکُ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾ (پارہ:14، سورۂ نحل:120)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ہر باطِل سے جُدا تھے اور وہ مُشرِک نہ تھے۔

یہاں آپ علیہ السّلام کے پیارا وَصف بیان ہوا ہے: حَنِیف یعنی ہر باطِل سے دُور رہنے والے۔[1] یہ بھی بہت اعلیٰ بات ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت ہمارے لیے زندگی کے ہر میدان میں، ہر ہر لمحے میں، ہر ہر گھڑی، ہر ہر کیفیت، ہر ہر حالت میں بہترین نمونہ ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پاک کو قرآنِ کریم نے ہمارے لیے اُسْوۂ حَسَنَہ فرمایا ہے یونہی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے مُتَعَلِّق بھی فرمایا:

قَدۡ کَانَتۡ لَکُمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ (پارہ:28، سورۂ ممتحنہ:4)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ابراہیم میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سیرتِ پاک ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ کس معاملے میں؟ فرمایا:

اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِہِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡکُمۡ وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۫ (پارہ:28، سورۂ ممتحنہ:4)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سِوا پُوجتے ہو۔

1 ...تفسیر بیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:120، جلد:5، صفحہ:340۔

پتا چلا؛ باطِل سے نفرت حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا پاکیزہ وَصْف ہے اور ہمیں بھی دَرس دیا گیا کہ آپ علیہ السَّلام کے اس وَصفِ پاک سے سبق سیکھو! اور اس کے مطابق زندگی گزارا کرو...!!

باطِل سے نفرت کیجیے...!!

اللہ پاک ہمیں باطِل سے نفرت نصیب فرمائے۔ اب آپ بتائیے! ❁ جھوٹ باطِل ہے کہ حق ہے؟ یقیناً باطِل ہے، لہٰذا ہمیں جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیے ❁ غیبت حق ہے یا باطِل ہے؟ یقیناً باطِل ہے، لہٰذا اِس سے دُور رہیے ❁ یُونہی چغلی، گالی گلوچ، سُودِی لَین دَین ❁ شِرک، کُفر، ہر طرح کے گُناہ یہ سب ہی باطِل ہیں، لہٰذا اِن سب سے ہمیں نفرت کرنی چاہیے۔ ظاہِر ہے ان چیزوں سے دِل میں نفرت ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ان سے بچنا بھی نصیب ہو پائے گا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! | بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! | مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مُطیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی! | سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی![1]

(4): شکر کرنے والے

حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا چوتھا وَصف اِرشاد ہوا:

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ
(پارہ:14، سورۂ نحل:121)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اس کے احسانات پر شکر کرنے والے۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:100۔

یعنی آپ نعمتوں کا خُوب شکر ادا کرنے والے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی عادتِ کریمہ تھی کہ مہمانوں کی خُوب مہمان نوازی فرماتے تھے، آپ کو اَبُو الضِّیْفَان کہا جاتا ہے۔[1] آپ کی عادت تھی کہ کوئی مہمان نہ آتا تو کئی کئی میل کا سَفَر کر کے مہمان ڈھونڈتے، اسے گھر لا کر کھانا کھلایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مہمان نہ آئے، آپ مہمانوں کی تلاش میں نکلے۔ اِدھر اللہ پاک کے کچھ فرشتے انسانی شکل میں اکھٹے ہو کر آرہے تھے کہ دیکھیں اللہ پاک نے جنہیں خلیل بنایا ہے، وہ کس شان والے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی ان سے ملاقات ہو گئی، اتنے سارے بظاہِر انسان دیکھ کر آپ خُوش ہو گئے کہ آج تو بہت مہمان مِل گئے ہیں، آج سبھی کو کھانا کھلاؤں گا۔ آپ نے ان سب کو دعوت دی، اب وہ فرشتے جو انسانی شکل میں تھے، انہوں نے یُوں ظاہِر کیا کہ جیسے انہیں کوڑھ کا مرض ہے، کہنے لگے: اے ابراہیم! آپ ہمارے ساتھ نہیں بیٹھ پائیں گے کیونکہ ہمیں تَو کوڑھ کا مرض ہے (اور کوڑھ کے مریضوں سے عموماً لوگ نفرت کیا کرتے ہیں، ان کے پاس نہیں بیٹھتے)۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے فرمایا:

اَلْآنَ وَجَبَتْ مُؤَاکَلَتُکُمْ، شُکْرًا لِلّٰہِ عَلٰی أَنَّہٗ عَافَانِیْ وَابْتَلَاکُمْ

ترجمہ: یعنی ایسی بات ہے، پھر تو میں ضرور تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا، اس شکرانے میں کہ اللہ پاک نے مجھے اس مرض سے عافیت بخشی ہوئی ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا شکر کا انداز ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی شکر کرنے والا بندہ بنائے۔

---

1 ... عمدۃ القاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت الصلاۃ، جلد:3، صفحہ:252، تحت الحدیث:349۔
2 ... تفسیر غرائب القرآن لنیسابوری، پارہ:14، سورۂ نحل، زیر، آیت:120، جلد:4، صفحہ:315۔

بیان کا خُلاصہ

یہ 4 اَوْصاف حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اِرْشاد ہوئے: (1): آپ بے شُمار خوبیوں والے، نیکی کی دعوت دینے والے ہیں (2): اللہ پاک کے بہت فرمانبردار ہیں (3): ہر باطِل سے دُور رہنے والے ہیں اور (4): اللہ پاک کی نعمتوں کا خُوب شکر بجالانے والے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ اعلیٰ اَوْصاف اپنانے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دینِ متین اور مسلمانوں کی خدمت میں مصروف ہے، ان نیک کاموں میں آپ بھی اپنا حِصّہ شامِل کیجیے! عیدُ الاضحیٰ قریب ہے، عاشقانِ رسول قربانی کی سَعَادت پائیں گے۔ التجا ہے! اپنے اپنے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجیے! آپ کی دِی ہوئی رقم یا کھال کے ذریعے دُنیا بھر میں دِینی، اِصلاحی، رُوحانی و فلاحی کام کیے جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے گلی محلے میں، اپنے عزیز رشتہ داروں کو فون وغیرہ کر کے بھی اس کی ترغیب دلایئے! اپنی کوشش سے کھالیں جمع بھی کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بھی برکتیں ملیں گی، حدیثِ پاک میں ہے: جس نے کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کی، اُسے اُس پر عمل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔[1] شرعی تقاضوں کے مطابق قربانی کروانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی اجتماعی قربانی میں اپنا حصّہ شامِل کیجیے! اس کے لئے اپنے یہاں کے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق

1 ...ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال... الخ، صفحہ: 628، حدیث: 2671۔

عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اہلسنت موبائل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بہت ہی پیاری موبائل اپلی کیشن بنام: ***Darul Ifta Ahlesunnat*** (دار الافتاء اہلسنت) لانچ کی ہے۔ اِس اپلی کیشن میں آپ سینکڑوں مذہبی (***Religious***) اور معاشرتی (***Social***) سوالات کے تحریری فتاویٰ ❁ عقائد کے مُتَعَلِّق احکام ❁ قرآن وحدیث کے مُتَعَلِّق احکام ❁ وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ❁ نماز کے مُتَعَلِّق مسائل ❁ میت، نمازِ جنازہ اور وراثت کے مُتَعَلِّق مسائل ❁ مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❁ معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر راہنمائی کرتے مختلف آرٹیکلز (***Articles***) اور کتابیں ❁ مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ❁ تجارت کورس، فرض علوم کورس اور بہت ساری دینی مَعْلُومات حاصِل کر سکتے ہیں۔ یہ اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: قربانی کے لیے جانور کی عمر کا پورا ہونا ضروری ہے، دُوندا (2 دانت والا) ہونا

ضروری نہیں۔

وضاحت: اللہ پاک کی راہ میں قربانی پیش کرنے کے لیے لوگ بڑے شوق و ذوق کے ساتھ جانور خریدتے ہیں، اللہ پاک کی رضا کے لیے قربانی کا جانور اچھے سے اچھا اور پسند کر کے ہی خریدنا چاہیے۔ البتہ **ایک مسئلہ سماعت فرمائیں:** شریعت کی طرف سے قربانی کے جانوروں کی مقرر کردہ عمر کا پورا ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں۔ مثلاً؛ ایک بیل جس کی عمر اسلامی سال کے اِعتبار سے 2 سال مکمل ہے تو اس کی قربانی ہو سکتی ہے، اگرچہ ابھی تک اس کے سامنے والے 2 بڑے دانت نہ نکلے ہوں (جن کی وجہ سے جانور کو عرف میں **دوندا یعنی 2 دانت والا** کہا جاتا ہے)۔[1]

نوٹ: قربانی کے لیے اُونٹ کی عمر اِسلامی سال کے مطابق **5 سال**، گائے وغیرہ کی عمر **2 سال**، بکرا وغیرہ کی عمر **1 سال** ہونا ضروری ہے۔[2] اور دُنبے یا بھیڑ میں سال بھر کا دِکھنا ضروری ہے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کی حفاظت کا وظیفہ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

حدیثِ پاک میں ہے: جسے اللہ پاک نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو

---

1 ...دار الافتاء اہلسنت، فتویٰ نمبر: Pin-4758۔

2 ...تحفۃ الفقہاء، کتاب الاضحیہ، بیان مایجوز فی الاضحیہ، جلد: 3، صفحہ: 84۔

باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی کثرت کرے۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:58، حدیث:155۔